سوال

(363) نبی اکرم ﷺ کے حاضر وناظر اور عالم الغیب ہونے کی بحث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی ﷺ حاضر وناضر ہیں ؟ یعنی کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ ان کے لئے حاضر اور غائب سب برابر ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیب کے معاملات کے بارے میں اصولی اور بنیادی بات یہی ہے کہ ان کا علم اللہ کا خاصہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ‎﴿٥٩﴾... الأنعام

’’غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں ‘ انہیں صرف وہی جانتا ہے اور زمین کی تارکیوں میں جو بھی دانہ ہے اور جو بھی خشک وتر ہے وہ کتاب مبین میں موجود ہے ۔ ‘‘

نیز فرمایا :

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ‎﴿٦٥﴾... النمل

’’(اے پیغمبر!) فرمادیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا ۔ وہ یہ شعور نہیں رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے ۔ ‘‘

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے ؟ غیب کی جو بات چاہتا ہے بتا دیتا ہے ۔ ارشاد ہے :

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ‎﴿٢٦﴾‏ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ‎﴿٢٧﴾... الجن

’’وہ غیب جاننے والا ہے بس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ‘ مگر جس رسول کو پسند فرمائے ‘ تو اس (تک پہنچنے والے پیغام) کے آگے پیچھے نگران روانہ کرتا ہے ۔ ‘‘

مزید فرمایا :

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ٩ ... الأحقاف

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور نہ تمہارے ساتھ (ہونے والے معاملات سے واقف ہوں) میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔''

ایک اور حدیث میں حضرت ام علاء سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حضرت عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ہم نے انہیں کفن کے کپڑے پہنا دئے تو رسول اللہ e ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں نے کہا۔ اے ابو السائب عثمان بن مظعون! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں تیرے حق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ)

''تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اسے عزت بخش دی ہے؟''میں نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے تو معلوم نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي)

''اس کے پاس یقینی چیز (موت) آچکی ہے۔ قسم اللہ کی! میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔''

میں نے کہا:

(وَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَبَدًا)

''اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی صفائی نہیں دوں گی۔''

یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے اور امام بخاری نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں کتاب الجنائز میں روایت کی ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں۔

(مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي)

''مجھے بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بعض صحابہ کرام کے انجام کی خبر دی تھی' چنانچہ نبی ﷺ نے ان صحابہ کو جنت کی بشارت دی۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عمر بن خطاب کی حدیث ہے کہ جبرائیل نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)

''جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

اس کے بعد صرف علامات قیامت بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بعض غیب باتوں کا علم دیا اور بعض کا نہیں دیا اور حضور ﷺ نے حسب ضرورت

یہ معلومات صحابہ کرام کو بتائیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ